يخلق ما يشاء ويختار ما كان لهم الخيرة

حکایت عجیب و فسانۂ غریب مسمی بہ

شرب المدام السلسال

علی ذکر سلامان و ابسال

حسب حکم سائد سادہ و قائد قادہ ابو الوفا حضرت سیدنا و مولانا صدیق
بن حسن بن علی حسینی ہاشمی قرشی دام فیضہ سید ذو الفقار احمد
نقوی بھوپالی نے عربی سے اردو مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوا
تاریخ ترجمہ ۷ شوال سنہ ۱۲۹۹ھ
تاریخ طبع سنہ ۱۳۰۶
ہجری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ سلامان اور ابسال کا جسکو حنین بن اسحق عادی نے یونانی لغت سے عربی زبان مین ترجمہ کیا اور اب اردو مین عربی سے ترجمہ ہوا

حنین اسحق کے بیٹے نے کہا کہ اگلے زمانے مین آگ کے طوفان سے پہلے ایک بادشاہ
ہرمانوس نام ہرقل سوقسطیقی کا بیٹا تھا روم کی مملکت دریا کے کنارے تک یونان کے شہر اور
مصر کی زمین سمیت اوسکے قبضے مین تھی یہ وہی بادشاہ ہے جسنے بڑی اونچی عمارت اور بڑا
مضبوط طلسم بنایا ہے اس عمارت کو بنے ہوئے ایک لاکھ قرن گزرے مگر ابھی تک زمانے
کے حادثون اور آفتون نے اوسمین کسیطرح کا اثر نہین کیا اور نہ عناصر و ارکان کے غلبے
نے اوسکو کسی قسم کا صدمہ پہونچایا یہ عمارت مصر مین ابھی تک موجود اور اہرام کے نام سے
مشہور ہے یہ بادشاہ بڑا علم رکھتا تھا اور ملک بھی اسکا بہت وسیع تھا آسمان کی تاثیر دن

پر بھی اسکو خوب اطلاع تھی زمین کی خاصیتون کے اسرار سے بہت وقفیت تھی طلسم
کی شکلون سے بھی بہت ماہر تھا۔ آتایہ قولاس آلہی کے مصاحبون مین اسکا شمار تھا اِسی
حکیم سے اوس نے چھپے اور باریک علم سیکھے تھے اور یہ حکیم آلہی حکیمون کے گروہ مین سے
تھا اِس نے ایک غار مین جسکو ساریقون کہتے ہین ایک پوری دورے تک ریاضت کی
تھی چالیس دن کا روزہ رکھتا تھا چالیسوین دن زمین کی بوٹیون مین سے ذری سی
کے ساتھہ افطار کر لیتا اسی ریاضت سے تین دورے کی عمر کو پہونچا تھا اور اسی حکیم کے
واسطے سے ساری دنیا کی آبادی ہرمانوس بادشاہ کے قبضے مین آگئی تھی بادشاہ
لڑکا نہونے کا شکوہ اس حکیم سے کیا کرتا تھا اسلئے کہ بادشاہ کو عورتون کیطرف کچھہ
التفات نہ تھا اور اونکی مصاحبت سے کراہت کرتا تھا اور اونکے ساتھہ میل جول کرنے کو بُرا
جانتا تھا حکیم نے بادشاہ سے کہا کہ تم عورتون کی ہمنشینی اور اونکی مخالطت سے نگھبراتے
ہو نوبت یہانتک پہونچی کہ خیر سے آپکی عمر تین قرن کی ہونے آئی اور ابتک کسی عورت
سے ہم بستر بھی نہین ہوئے اور آپنے یہ سب بکھیڑا محض اِسی لئے کیا ہے کہ زندگی بڑہی
اور عقل کی ترقی ہو مگر بڑے ہی کام کی بات جو مین نے آپکے لئے سوچی ہو وہ یہ ہے کہ
آپ نسل باقی رہنے کی طرف رغبت فرمائین کہ کوئی لڑکا پیدا ہو اور آپکی حکمت و ملک کا وارث
بنے اور یہ جب ہو کہ آپ ایک طالع فلکی کے وقت طلسم ارضی کے ساتھہ کسی حسین وجمیل
عورت سے ہم بستر ہون اور اوسی بار مین لڑکے کا حمل رہجاے اس راے کو
بادشاہ نے نمانا اور کہنے لگا کہ بیشک منی کی کثرت بھی اسی کی محتاج ہے کہ گرائی جاوے
مگر کیا کرون عورتونکی میرے نزدیک کچھہ بھی قدر نہین اسلئے کہ مین انکی طبیعت کی خباثت
اور اپنے مزاج کی نفرت کو انسے خوب جانتا ہون جب حکیم نے یہہ تقریر سُنی تو بادشاہ سے

کہنے لگا کہ اب کوئی طریقہ آپکے واسطے لڑکا ہونے کا نہین ہے مگر ہان ایک یہہ صورت ہے کہ
کوئی طالع موافق و مناسب رصد کے ذریعے سے دیکھون اور بیروح صنمی لیکر اوسمین آپکی
منی رکھون اور ایک ایسے گھر مین جو اس عمل کے لایق ہو مین خود اپنی ذات سے اس
لڑکے کی تدبیر کا ملازم رہون اور عمل کے مناسب اوس گھر کی ہوا بدلتا رہون اور اپنی
ہمت اور فکر کی قوت کو نطفے کی طرف مصروف کرون تاکہ اوسکے اجزا اکھٹے ہوجاوین اور
نطفہ گول ہوکر حیات کے قابل بنجاوے راوی کہتا ہے بادشاہ اس بات سے بہت خوش ہوا
اور حکیم نے بادشاہ کی منی لیکر اپنی تدبیر مین مشغول ہوا تھوڑے دن بعد منی نے مزاج پکڑ کے
نفس مدبرہ کی صورت قبول کی اور پورا انسان بنگئی حکیم نے اس انو کھے لڑکے کے لئے
دودہ پلانے والی تلاش کی اور لڑکے کا نام سلامان رکھا لوگ ایک خوبصورت عورت اٹھارہ
برس کی عمر کی جسے ابسال کہتے تھے لے آئے اوس نے بچے کو دودہ پلانا شروع کیا اور
اوسکی پرورش مین مصروف ہوئی بادشاہ بہت ہی خوش ہوا کہ عورتون کے بن چھوے
اپنی ہی منی سے لڑکا پیدا ہوگیا حکیم سے کہنے لگا کہ اے سفلے عالم کے بادشاہ کونسی چیز
سے تیرے احسان کے عوض کرون حکیم نے کہا اگر آپ احسان کی مکافات ہی چاہتے ہین
تو بہتر ہے اسیقدر میری اعانت فرمائے کہ مین ایک ایسی بڑی عمارت بناؤن کہ جسکو پانی
خراب نکرے آگ نجلاوے نفس کی بقا کے واسطے بچاؤ ہو جاوے کہ وہ جالہون سے
محفوظ رہے اسلئے کہ مین خوب جانتا ہون کہ عنقریب طبائع ایک دوسرے پر غالب ہوکر
انتظام عالم برہم ہو جائیگا مین چاہتا ہون کہ اس عمارت کا ایک ایسا چھپا ہوا دروازہ
رکھون کہ سواے حکماے حق کے اور کسی کو اوسکا پتا نہ لگے اور سات طبقے ایسے بناؤن
کہ ہر طبقے سے دوسرے تک پورے گز سے سو گز کا فاصلہ ہو تاکہ حکیم کے لئے حفاظت

کی جگہہ پہنچاوے اسواسطے کہ جو حکیم نہو اوسکے لئے ہلاکت ہی اولی ہے بادشاہ نے اس
بات کو قبول کرکے کہا کہ جب اس عمارت کے ایسے فائدے ہین تو دو بناؤ ایک اپنے لئے
اور دوسری ہمارے واسطے ہم اوسمین اپنے خزانے اور علوم اور مرنے کے بعد لاشین
رکھین گے راوی کہتا ہے کہ حکیم نے طول و عرض ہر مین کا اندازہ کیا اور اونکی تعمیر کے
واسطے لنبی تر نگی سرنگین بنائین طول ہر ایک سرنگ کا کئی دن کی راہ تھی اور آلون کے
ذریعے سے اونکے صرف و اسباب وغیرہ کا بھی تخمینا کر لیا ہر دن اونکی تعمیر مین کاریگر معمار
وغیرہ سات ہزار دو سو آدمی کام کرتے تھے غرضکہ اسیطرح یہ عمارت بنتی رہی یہانتک کہ بننا
اوسکا پورا ہوا اور حکیم جس غرض کے لئے اوسکا بنانا چاہتا تھا ویسی ہی بنی اب سُنئے
لڑکے کا حال جب لڑکے کی دودہ پلانے کی مدت پوری ہوئی بادشاہ نے چاہا کہ اوسکو
عورت سے جدا کرلے مگر لڑکے کو چونکہ اوس سے بہت الفت ہوگئی تھی اوسکی جدائی سے
بہت گھبرایا اور رونے لگا بادشاہ نے جب اوسکی بیقراری و بیچینی دیکھی تو اسلئے بالغ
ہونے تک اوسی عورت کے پاس رہنے دیا جب بالغ ہوا تو اور بھی اسکی محبت اوس سے
بڑہ گئی اور روز بروز عشق نے قوت پکڑی یہانتک کہ اکثر اوقات اوسکے کام کی اصلاح
کے واسطے بادشاہ کی خدمت چھوڑ دیتا تھا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ اے میرے
شفیق بیٹے تو میرا بیٹا ہے اور دنیا مین تیرے سوا میرا کوئی نہین ہے لیکن جان رکھہ کہ
عورتین برائیون کی جال ہین اور کید و مکر سے مالامال جسنے انپر بھروسا کرکے انسے مخالطت
کی یا اپنے واسطے کسی بھلائی کے حصول کی امید انسے رکھی کبھی اوسے فلاح نصیب نہین
ہوئی انکا نہ کچھہ اعتبار ہے نہ انمین کسیطرح کی کوئی خوبی ہرگز کسی عورت کو اپنے دلمین
جگہہ نہ دیجیو اور جو کبھی تو نے ایسا کیا تو تیری عقل کا بادشاہ مقہور ہو جائیگا اور تیری

بصر کی روشنی مستور و منمور اور زندگی کا نور سُجھ جاے گا میرے گمان مین یہ ہے
کہ انکی طرف التفات کرنا احمقون اور بیوقوفون کا کام ہے دانشمندون اور تجربہ کارون
کی یہ شان نہین ہے اور جان رکھیو کہ راہین دو ہی ہین ایک یہ کہ نیچے سے اوپر کو چڑہنا
دوسری یہ ہے کہ اوپر سے نیچے کو اوترنا اسکی ایک مثال حس و مشاہدے کی عالم مین
تیرے لئے بیان کرتا ہون تاکہ حق و صواب تجھپر کھلجاوے اور کسی طرح کا شک و شبہہ
باقی نرہے جان رکھہ کہ ہماری ڈیوڑہی کے لوگو نمین ہر ایک آدمی جبتک کہ عدل و عقل
کی راہ اختیار نکرے اوسکو ہمارا قرب حاصل ہو سکتا ہے ہرگز یون نہین ہو سکتا بلکہ جب
عدل و عقل کا طریقہ برتے گا تو ہر روز اوسکا قرب ہمسے بڑہتا جاے گا اور دن بہ دن
اوسکی ترقی اور ہر طرحکی بہبودی ہوتی رہیگی ایسا ہی بعینہ انسان کا حال ہے کہ جب عقل
کی راہ اختیار کرتا ہے اور اپنے بدن کی قوتون مین ہر قسم کا تصرف بہم پہونچاتا ہے
اور یہ قوتین اسکی معین و مددگار بنکر چاہتی ہین کہ اسکو ایسے عالی نور کے عالم سے کہ
جسکے سامنے سارے نور بے اصل محض ہین قریب کردین تو اسیطرح ہوتے ہوتے ایک
مدت کے بعد اوس نور عالی سے اسکو قرب منزلت حاصل ہو جاتا ہے ایک پہچان اس
قرب کی یہ ہے کہ اسکا حکم سفلیات مین نفوذ کرنے لگتا ہے اور یہ بہت ہی ادنی مرتبہ ہے
اوسط یہ ہے کہ اون انوار قاہرہ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے جو کہ عالم سفلی کے ساتھہ ہمیشہ متصل
رہتے ہین اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ موجودات کی حقیقتون کا عالم بنجاتا ہے اور عدل و حق کے
موافق اونمین تصرف کرسکتا ہے اب مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ اگر تو اپنے لئے ایسی عورت
چاہتا ہے کہ ہر طرحکا تیرا کہنا مانے اور جو تو چاہے فوراً وہ تیرے لئے کردے تو تو اسکی
سعی و فکر کر اسلئے کہ زادنبڑ گیا اور رمزار دور ہو گیا اور جو ایمان و ایقان کی راہ چلا چاہے

تو اپنے نفس کو اس نابکار ابسال سے روک لے نہ تجھے اوسکی کچھہ حاجت ہے اور نہ اوسکے
ہلنے ملنے مین تیری کوئی مصلحت اپنے نفس کو مرد بنا اور تجرد کے زیور سے اوسکو آراستہ کر
تاکہ مین عالم علوی کے لڑکے کے ساتھہ تیری منگنی کرون اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دولہن
بنی ہوئی سنوری سنورائی تیرے پاس رہے اور رب العالمین تجھسے خوش ہو
سلامان چونکہ ابسال سے بہت محبت رکھتا تھا محبت کیا بلکہ اعلیٰ درجے کے عشق کی نوبت
پہونچگئی تھی بادشاہ کی بات کان دہر کے نہین سُنتا تھا جلدہی سے اپنے گھر جا کے
ساری کچی حقیقت جو باپ بیٹے مین گزری تھی بطور مشورے کے ابسال سے کہدی ابسال
سُنتے ہی کہنے لگی کہ خبردار ہرگز بادشاہ کی بات نہ سُنیو وہ چاہتا ہے کہ ایسے وعدون کے
ساتھہ کہ اونمین اکثر تو جھوٹ ہین اور جو بہت عمدہ ہین اونکی بنا نرے خیالات پر ہے یہ
تیری عمدہ لذت جو تجھے بالفعل حاصل ہے ضائع کردے تیری اطاعت مجھپر واجب ہے مین تو
ایک عورت تیری فرمان بردار ہون جو تیرے نفس کو خوش لگی اور تیری طبیعت چاہتی ہو
وہ کر مگر جو تو دانشمند اور دور اندیش ہے تو بادشاہ سے اپنا بھید کھلکر کہدے کہ صاحب مین
اوسکو چھوڑون نہ وہ مجھے چھوڑے جب سلامان نے ابسال کی یہ تقریر سُنی جا کے ہر نوس
اپنے باپ کے وزیر سے ابسال کی پٹی پڑھائی ہوئی ساری بیان کردی بادشاہ نے جب
یہ خبر سُنی بیٹے پر بہت افسوس کیا اور اپنے پاس بلا کے کہا کہ سُن لے سچ ہے جو حکیم نے کہا
کہ جھوٹ کے ساتھہ امانت نہین ہوتی اور بخل کے ساتھہ ملک نہین رہتا اور عورتون کی
طاعت کے ساتھہ کوئی حیلہ نہین چلتا تو نو عمر ہے یہ گمان کرتا ہوگا کہ اسمین کوئی میری
منفعت ہے مین نے تو پوری دو دورے کے قریب عمر پائی اور دنیا بھر کا مالک بھی
ہوا اور اکثر آسمان کی حرکتین بھی رصد کے ذریعے سے معلوم کین اور اونکے افعال بھی

خوب مشاہدہ کئے اگر میری طبیعت کا میل ان فاحشہ عورتون کیطرف ہوتا تو انکے ساتھہ شغل کر سکتا تھا
مگر انسے مشغول ہونے مین آدمی سب بھلائیون سے محروم رہتا ہے اب اگر تو اسکو چھوڑ
نہین سکتا اور کسی طرح تجھے اوسکی جدائی پسند نہین ہے تو اتنا ہی سہی کہ اپنے اوقات
کے دو حصے کر ایک حصے مین حکیمون سے استفادہ کیا کر اور دوسرا حصہ نفس کی لذت کے
واسطے رکھہ جسکو تو لذت سمجھتا ہے سلامان نے اس بات کو قبول کیا پس اکثر رات اون
علوم مین جو اوسکے لائق تھے اس طور پر مشغول رہتا کہ اسکے قویٰ مین اونکا اثر ہوا اور جب
بادشاہ کی خدمت و ملازمت کا وقت آتا تو اوسکو ابسال کے ساتھہ لہو ولعب مین ضائع
کر دیتا بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اوسنے حکیمون سے مشورہ کیا کہ ابسال کے ہلاک کی
تجویز کرنا چاہیئے تاکہ سلامان کو استراحت حاصل ہو ہرنوس وزیر نے کہا اے بادشاہ
جان رکھو کہ کسی کو نہ چاہیئے کہ ایسی چیز کے خراب کرنے پر جرأت کرے کہ اوسکی پھر
عمارت نہو سکے آپ خوب جانتے ہین کہ قواہر علویہ پردہ نہین رکھتے ہین وہان سب کچھہ
ظاہر اور کھلا ہوا ہے حاکم سے محکوم کیواسطے اور ظالم سے مظلوم کے لئے عوض لیتے ہین
اگر آپ اس کام پر اقدام کرین گے اور عمر بھر آپنے ایسے کام پر کبھی جرأت نہین کی ہے مین
ڈرتا ہون کہ کہین آپکے گھر کے ستون نہ ہلجائین اور آپکی طبیعت کی بسائط مرکبہ تحلیل
نہو جائین پھر آپکے واسطے کرّوبیون کے گروہ مین دروازہ نہ کھولا جاے بلکہ طریقہ یہی
بہتر معلوم ہوتا ہے کہ آپ لڑکے کو پند و نصائح کرتے رہین امید ہے کہ بعد چندے اوسکو
اس بات کا علم ہو جائیگا کہ یہ کرنا چاہیئے وہ نکرنا چاہیئے پھر خود ہی اپنی خوشی سے
ابسال کو چھوڑ دیگا بادشاہ و وزیر مین جب یہ گفتگو ہوئی کسی واقف کار نے جا کے
سلامان کو خبر کر دی آن دونون نے بادشاہ کے کید سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ سوچنا

شروع کیا آخر کار ارادہ اسپر ٹھیرا کہ اس ملک سے بھاگ کر بحر مغرب کے پرے جا بسین غرضکہ
یہ دونون یہانسے بھاگ کر وہان جا رہے اور بادشاہ کو بھی انکے حال سے اطلاع ہو گئی
بادشاہ کے پاس سونے کے دو نلکیان تہین اونپر کچھہ طلسم نقش کیا ہوا تہا اور اون دونون پر
سات جگہہ سات چھوٹی چھوٹی نلکیان سیٹی بجانے کے لیئے لگی ہوئین تہین ہر اقلیم کیواسطے ایک
نلکی معین تھی جب کسی اقلیم مین کچھہ کام ہوتا اوسی اقلیم کی نلکی مین سیٹی بجا دیتا اور اپنا مطلب
حاصل کر لیتا اور بلا تکلف حال وہانکا دریافت ہو جاتا اور وہانکے لوگ بھی جان لیتے تھے کہ
بادشاہ کو اطلاع ہو گئی اور جب کسی اقلیم مین کسی جگہہ خاص کسی شخص سے انتقام لینا اور اوسکا
عذاب کرنا منظور ہوتا تو اوسی اقلیم کی نلکی مین تھوڑی سی راکھہ رکھہ کے پھونکتا اس پھونک
سے اوسی اقلیم مین اوسی جگہہ وہی شخص جلکر ہلاک ہو جاتا تھا راوی کہتا ہے بادشاہ نے اوس
اقلیم کی نلکی مین پھونکا جسمین سلامان و ایسال تھے معلوم ہوا کہ یہ دونون سفر مین بہت
ہی بُرے حال سے ہین اور نہایت اونپر تنگی ہے بادشاہ کو رحم آیا اور ہر ایک کیواسطے بقدر
کفایت عنایت کرنیکا حکم دیا اور اونکو اوسی جگہہ چھوڑ رکھا اور کہنے لگا شاید لڑکا حق کیطرف
پھر آوے۔ جب اسپر ایک مدت گزری اور وہ راہ راست پر نہ آیا اور اپنے کیئے سے نہ شرمایا اور
اوسی لہو و لعب مین جسکو لذت سمجھتا تھا مشغول رہا بادشاہ کو اون دونون کی شہوت کی
روحانیت پر غصہ آیا اور اوسے اون علوم کے ذریعے سے جنکو جانتا تھا بیکار مخفی کر دیا اب یہ
دونون بڑے رنج و عذاب مین مبتلا ہوئے ہر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہے اور دلمین نہایت
درجے کا شوق و ذوق ہے مگر کارروائی کی کوئی صورت نظر نہین آتی راوی کہتا ہے کہ لڑکے
نے سمجھہ لیا کہ یہ ایذا و تکلیف جو مجھے پہونچی ہے اسکا سبب سوا اسکے اور کچھہ نہین کہ بادشاہ
مجھپر بہت خفا ہے یہ سوچکر وہانسے چلا اور بادشاہ کے دروازے پر توبہ و انابت عذر و معذرت

کرتا ہوا آ کھڑا ہوا بادشاہ نے کہا اے لڑکے اگرچہ مین تیرا عذر قبول کرتا ہون اسلئے کہ
مجھسے اور تجھسے بہت محبت ہے مگر ابسال بدکار کو ہرگز نہین چاہتا ہون اسواسطے کہ یہ
نہین ہوسکتا کہ تو سلطنت کے تخت پر بیٹھے اور وہ تیری مصاحب ہو سلطنت چاہتی ہے کہ
پوری پوری توجہ اوسی کیطرف ہو اور سب طرفسے قطع کرکے آدمی اوسیکا ہو رہے اور ابسال
بھی یہی چاہتی ہے کہ تو سب کچھہ چھوڑکے اوسیکا مجالس و مصاحب بنے بھلا یہ دونون
ضدین کیونکر جمع ہوسکتی ہین اسکے لئے ایک مثال بیان کرتا ہون تاکہ مطلب خوب ذہن نشین
ہو جاوے وہ یہ ہے کہ اگر تیرا ہاتھہ تخت سے اور ابسال تیرے پائون سے لٹکا دیجاوے تو
اوسوقت تو جان لیگا کہ یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ابسال تو پائون سے لٹکی ہو اور تو تخت پر
چڑھ جاوے ایسے ہی یہ بھی نہین بن آتا ہے کہ ابسال کی محبت تیرے فکر کے پائون سے لٹکی ہو
اور تو دل کا زینہ لگاکے آسمانون کے تخت پر چڑھ جاوے راوی کہتا ہے کہ بادشاہ نے
پھر حکم دیا کہ مثال کے موافق یہ دونون لٹکائے جاوین چنانچہ دن بھر اسیطرح لٹکے رہے جب
شام ہونے آئی تو بادشاہ نے اونکو اوتروالیا یہ دونون وہانسے ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑکے
دہم سے دریا مین جا پڑے بادشاہ تو اپنی فکر سے انکو دیکھہ ہی رہا تھا فوراً دریا کی روحانیت
کو سلامان کی سلامتی و حفاظت کا حکم دیا اتنے مین ایک جماعت بھی بادشاہ کے یہانسے
جا پہونچی سلامان کو صحیح سلامت نکال لیا اور ابسال ڈوب مری سلامان کو جب ابسال کے
ڈوبنے کا یقین ہوا تو اوسکی جدائی کے رنج اور اوسکی مصاحبت کی آس ٹوٹنے سے مرنے
کے قریب ہوگیا مرا تو نہین مگر ہمیشہ بیچین اور باولا رہا کیا بادشاہ نے قلیقولاس حکیم سے
کہا کہ لڑکے کی اصلاح مین میری کچھہ اعانت کرو اور کوئی تدبیر معقول سوچو اسلئے کہ اب وہ مرا جاتا
ہے اور میرا اوسکے سوا دنیا مین کوئی نہین ہے حکیم نے کہا کہ آپ اوسے اور مجھے چھوڑ دیجئے

مین اوسکو ٹھیک کردونگا حکیم نے سلامان کو اپنے پاس بلاکر کہا کہ تو ابسال کا وصال چاہتا ہی وہ بولا
کیون نہین چاہتا اوسی نے تو سارا کاروبار بگاڑ رکھا ہی اور مجنون و پریشان بنایا حکیم نے کہا
سار یقون کے غار مین میرے ساتھ چل وہان جا کے مین اور تو دونون ملکر چالیس دن تک عا
کرین اس عمل سے ابسال تیرے پاس آجائیگی سلامان نے یہ بات قبول کی اور حکیم کے ساتھ غار کیطرف
چلا جب وہان پہونچے تو حکیم نے اوس سے کہا کہ مین تجھسے تین شرطین کرتا ہون پہلے یہ کہ مجھسے
کوئی چیز نہ چھپانا اسلئے کہ جس بیماری کا حال طبیب سے شرح وار بیان نہین کیا جاتا ہی اوسکا
علاج بہت ہی مشکل ہوتا ہے دوسری یہ کہ ابسال کا لباس پہنے یعنی جسطرح جس قسم کا وہ پہنتی
تھی تو بھی ویسا ہی پہنے ذرا سا بھی فرق نہو اور جو مجھے کرتا دیکھے ویسا ہی تو بھی کرے لیکن
مین پے درپے چالیس دن کا روزہ رکھونگا اور تو ہر ہفتے مین افطار کر لیا کرے تیسری یہ کہ
سا ری عمر سوا ابسال کے کسی پر عاشق نہو اسلئے کہ دل لگی کے صدمے جو ہوتے ہین وہ دیکھ
ہی لئے سلامان نے کہا کہ مین نے یہ سب شرطین قبول کین اسکے خلاف ہرگز نکرونگا راوی
کہتا ہے کہ پھر حکیم کئی دن تک زہرہ ستارے کی دعاؤن اور نمازؤن مین مشغول رہا اندنون مین ہر دن
سلامان ابسال کی صورت کو دیکھتا تھا کہ وہ اوسکے پاس آتی جاتی بیٹھتی اوٹھتی بات چیت
بہت تلطف سے کرتی ہے سلامان اس مدت مین جو کچھ دیکھتا حکیم سے بیان کر دیتا اور اوسکے
احسان کا شکر ادا کرتا تھا جب چالیس دن پورے ہو گئے تو چالیسوین دن ایک عجیب صورت
اور غریب شکل دیکھی اسکا حسن و جمال سب سے بڑھا ہوا تھا یہ صورت زہرہ کی تھی راوی کہتا ہے
کہ سلامان کو اس صورت سے اس بلا کا عشق ہوا کہ ابسال کی محبت کو بھول گیا اور حکیم سے
کہنے لگا کہ اب ابسال کو میرا سلام ہے اوسکی محبت سے مجھے ایسی ایذا پہونچی کہ مین اوسکی محبت
سے بیزار ہو گیا مجھے سوا اس صورت کے اور کچھ نہین چاہئیے حکیم نے کہا مین نے تجھسے ایا شرط

کی تھی وہ یہی تھی کہ ابسال کے سوا اور کسی پر عاشق نہونا اور ہمنے اتنی مدت تکلیف اوٹھائی اب وقت آگیا ہے کہ دعا قبول ہوا اور ابسال تجھے ملجاوے سلامان کہنے لگا کہ جناب حکیم صاحب اب تو معاف ہی فرمائے اور میری فریاد رسی کیجیئے مین سوا اس صورت کے اور کچھ نہین چاہتا ہون راوی کہتا ہے کہ حکیم نے اوس صورت کی روحانیت کو اسکے لئے تسخیر کر دیا ہر وقت وہی صورت اسکے پاس آتی اور یہ اوس سے ہر طرح کی کارروائی کیا کرتا ایک زمانہ اسیطرح گزرا پھر آہستہ آہستہ اس صورت کی محبت بھی اسکے دل سے دور ہو گئی اور وہ عشق کا شور اور جنون کا زور جاتا رہا عقل بھی ٹھیک ہو گئی اور بھی اوس محبت کی کدورت سے جو اسکو حکمت اور ملک کے مقام سے کھینچکر لہو و لعب کیطرف مائل کرتی تھی پاک و صاف ہو گیا حکیم نے لڑکے کی اصلاح مین جو کشش و کوشش بہت کی تھی بادشاہ نے اسکا شکر ادا کیا اور سلامان بادشاہت کے تخت پر بیٹھا اور حکمت مین نظر کرنا شروع کیا اور بڑا صاحب دعوت ہوا اور اس سے سلطنت کے زمانے مین بہت سے عجائب و غرائب ظاہر ہوے اسی کے حکم سے یہ قصہ سونے کی سات تختیون پر لکہا گیا اور سبع سیارہ کی دعوتین بھی دوسری سونے کی سات تختیون پر لکھی گئین اور یہ سب کچھ ہرمین مین اسکے باپ کے قبر کے سرہانے رکہا گیا جب آگ پانی کے طوفان کے بعد دنیا آباد ہوئی اور افلاطون حکیم آلہی کا ظہور ہوا اور اسنے اپنی حکمت و معرفت کے زور سے ہرمین کے علوم جلیل اور ذخائر نفیس پر اطلاع پائی تو وہان گیا مگر اوس زمانے کے بادشاہون نے اسکو کہولنے نہ دیا اسلئے مرتے وقت ارسطاطالیس اپنے شاگرد سے یہ وصیت کر گیا کہ اگر تجھکو ہرمین کے کہولنے کی قدرت ملے تو تو ضرور کہولنا اور جو مخفی روحانی علم انمین امانت رکھے ہین اونسے فائدہ حاصل کرنا پھر سکندر کا ظہور ہوا اور یہ ارسطاطالیس کے شاگردون مین تھا کئی فن حکمت آلہی کے اسی سے سیکھے تھے جب سکندر مغرب کی طرف متوجہ ہوا ارسطاطالیس بھی اوسکے ساتھ چلا یہانتک کہ ہرمین پہونچے ارسطاطالیس نے آگے بڑھ کے

جسطرح کہ افلاطون نے اسکو وصیت کی تھی ہر مین کا دروازہ کھولا سکندر نے سواے اون تختیون کے جنپر سلامان اور ابسال کا قصہ لکھا تہا اور کچھہ کالینے ندیا پھر اوسکا دروازہ قاعدے کے موافق بند کردیا تختیون کے آخر مین جو زبانی سلامان کے لکھا پایا وہ یہ تھا کہ علم و ملک کو علویات کا ملات سے طلب کرنا چاہیئے اسلیئے کہ ناقصات سے سوا ناقص کے اور کچھہ حاصل نہین ہوتا۔ تمام ہوا قصہ سلامان اور ابسال کا

نصیر الدین طوسی نے شرح اشارات مین سلامان اور ابسال کے قصے کو اور طرح سے لکھا ہے قصہ کا حاصل یہ ہے کہ سلامان اور ابسال دو بھائی حقیقی تھے ابسال عمر مین چھوٹا تہا اپنے بھائی کے یہان پرورش پائی تھی یہ بہت خوبصورت دانشمند علم والا پرہیزگار متقی بہادر تھا اسپر سلامان کی عورت عاشق ہوگئی اور اپنے خاوند سلامان سے کہنے لگی کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو اپنے ہی گھر مین رکھہ لو اور کھانے پینے مین بھی شریک کر لو اسمین یہ فائدہ ہے کہ تمہاری اولاد انسے علم و ادب سیکھہ لیگی سلامان نے اپنے بھائی سے مشورہ کیا اوسنے عورتون کی صحبت سے انکار کیا تو سلامان نے اوس سے کہا کہ میری بی بی تیری بجاے ماں کے ہے غرضکہ ابسال اپنے بھائی کے شریک رہنے لگا وہ عورت اسکی بہت آو بہگت کرنے لگی تھوڑے دن کے بعد اکیلے مین اوس سے اپنا عشق ظاہر کیا ابسال اس بات سے بہت گھبرایا اور یہ بھی سمجھہ گئی کہ میرا کہا نمانیگا جب یہ داؤ نچلا تو دوسری تدبیر کی اپنے خاوند سے کہا کہ تمہارے بھائی کا نکاح میری بہن سے کردو اوسنے نکاح کردیا جب نکاح ہوگیا تو اپنی بہن سے کہا کہ تیرا نکاح جو ابسال سے ہوا ہے یہ نہ سمجھنا کہ وہ خاص تیرا ہی ہے اومین میرا حصہ بھی ہے ادہر ابسال سے کہنے لگی کہ میری بہن باکرہ ہے شرماتی بہت ہے تم اوسکے پاس دن کو نجانا اور اوس سے بات بھی نکرنا جب تم سے اور اوس سے انس ہو جاے اوسوقت بات کرنیکا مضائقہ نہین جب زفاف کی رات آئی تو پہلے سے اپنی بہن کے بچھونے پر جا سوئی اتنے مین ابسال بھی آپہونچا اس عورت سے رہا نگیا جلدی سے

دوڑا اپنا سینہ اوسکے سینے سے لگا دیا آبسال کو شک ہوا اور دلمین کہنے لگا کہ کنواریان تو ایسا
نہین کرتی ہین یہ اس فکر ہی مین تہا کہ یکایک بادل اٹہا اور بجلی چمکنے لگی بجلی کی چمک سے
اوسکا منہ دکہائی دیا دیکہتے ہی گہبرا کر وہانسے باہر گیا اور دلمین ارادہ کرلیا کہ ہرگز یہان نرہے
اور چلا جاے سلامان سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمہارے واسطے ملک فتح کرون اسلئے کہ مین
اس کام کے لائق ہون مجہسے یہ کام خوب ہو سکتا ہے غرضکہ ایک لشکر اپنے ساتہہ لیکر بہت قومون
سے لڑا اور بہت شہر خشکی کے اور دریا کے مشرق اور مغرب کے اپنے بہائی کیواسطے فتح کئے اوسیطرح
کا بہائی پر احسان کبہی نہین رکہا یہ شخص پہلا ذوالقرنین ہے جنہون نے زمین پر قبضہ کیا ہی جب
پہرکر وطن مین آیا تو گمان کیا کہ ابتو بہابی صاحبہ اگلے قصہ کو بہول گئی ہونگی یہان دیکہا تو وہان
آتش دلکا سہ کا مضمون تہا اور اوسی ضلال قدیم مین گرفتار ہین پہر وہی عشق کا اظہار معانقہ کا شمار
ہمبستری کا شوق ضم و تقبیل کا ذوق آبسال نے پہر انکار کیا اور اپنی جان کو بچایا اتنے مین ایک
دشمن نے سر اوٹہایا سلامان نے ابسال کو بہت سا لشکر ساتہہ دیکر دشمن کیطرف روانہ کیا چونکہ
اسکی بہابی کو اوسکے مطلب نہونے سے عداوت سخت ہوگئی اسلئے اب چاہنے لگی کہ اس سے غرض
تو حاصل ہوتی ہی نہین ہے اب یہ ہلاک ہو جاے تو اچہا ہے ہجر و وصال کے قصے ایک ہی بار سب
ہو لین تو بہتر ہے آوس لشکر کے افسرونکو بہت سا روپیہ رشوت مین دیا اسلئے کہ لڑائی کیوقت اسکی
اعانت نکرین اور لڑائی کو بگڑنے دین جب لڑائی ہونے لگی تو فوج والون نے تندہی نہ کی لڑائی بگڑ گئی
دشمنون نے فتح پائی اسکو زخمی مردہ سمجہکر جنگل مین چہوڑ گئے یہ وہین پڑا رہا اللہ تعالی کی قدرت سے جنگل کے
وحشی جانورونمین سے ایک دودہ پلانے والی آئی اوسنے آکے اپنی چہاتی کی بہٹنی اسکے منہ مین دی اسکو آس
غذا سے کچہہ ادہار ہوا بدن مین حرکت پیدا ہوئی جان مین جان آگئی جینے کی آس بندہی جب خوب قوت آگئی تو
لوٹ کر سلامان کے پاس پہونچا اسکو دیکہا تو دشمن گہیرے ہوئے ہین اور نہایت ذلیل کر رکہا ہے علاوہ اسکے بہائی کے گم جانے

سے بہت غمگین ہے ابسال کو دیکھتے ہی اسکا سارا غم دور ہوگیا ابسال نے آنے کے ساتھ ہی یہانکا انتظام
کیا اور فوج و لشکر اور لڑائی کا سامان درست کرکے دشمنون پر حملہ کیا اور انکو تتر بتر کرکے انکے
سردار کو قید کرلیا اور اپنے بھائی کے ملک کو دشمن کے شر سے صاف کرکے منتظر کردیا ابسال بنابہ بھائی کے
کہنے سے ایکبار پھر بہکگیا تو اونسے او رفکر کی اسکے باورچی اور خانسامان کو روپیہ دیکر ملایا اونہون نے
ابسال کو زہر دیا یہ بڑا سچا نسب و حسب کا پورا علم و عمل مین کامل تھا اسی لئے اسکو شہادت نصیب ہوئی
سلامان کو بھائی کے مرنے کا بہت غم ہوا بادشاہت چھوڑدی ملک کو بعض ذی عمدون کے حوالے کردیا
اور اللہ تعالی سے مناجات کرنا شروع کیا اللہ تعالی نے واقعی حال پر اسکو مطلع کردیا اس نے اپنی
عورت اور باورچی اور خانسامان کو زہر دلوایا جیسا انہون نے اسکے بھائی کو دلوایا تھا اور اپنی پاداش
عمل پائی اور اپنے کئے کو پہونچے **تاویل** اس قصے کی اسطرح بیان کی ہے کہ سلامان نفس ناطقہ
کی مثال ہے اور ابسال عقل نظری کی کہ بڑہتے بڑہتے عقل مستفاد ہوجاتی ہے اور یہ درجہ نفس ناطقہ
کا ہے عرفان مین اگر کمال کیطرف ترقی ہو اور سلامان کی عورت سے بدنی قوت مراد ہے شہوت و
غضب کی طرف رغبت دلاتی ہے اور ساری قوتون کو اپنے فانی مطالب کے حاصل کرنے مین مسخر اور
موتمر کرتی ہے اور انکار ابسال کا انجذاب عقل ہے اپنے عالم کیطرف اور سلامان کی عورت کی
بہن سے قوت عملیہ مراد ہے جسکو عقل نظری کی مطیع کہتے ہین اور یہ نفس مطمئنہ ہے اور یہ عورت جو
فریب سے اپنی بہن کے بچھونے پر جا سوئی اس سے نفس امارہ کی تزئین مراد ہے کہ اپنے خسیس
مطالب کو حقیقی مصالح کے پیرایہ مین رواج دیتا ہے اور بجلی کا کالے بادل سے چمکنا اس سے
خطفۂ الٰہیہ مراد ہے کہ فانی کامون کے شغل مین کبھی ظاہر ہوجاتا ہے اور یہ ایک جذبہ ہے
حق کے جذبات سے اور ابسال کا بے التفاتی کرنا عورت سے مراد یہ ہے کہ عقل ہوائے نفسانی
سے اعراض کرتی ہے اور ابسال کا بھائی کے واسطے شہر فتح کرنا اس سے مراد نفس کی

اطلاع ہے قوت نظری کے ساتھہ عالم جبروت و ملکوت پر اور ترقی کرنا نفس کا ہے عالم آلہی
کی طرف اور قدرت اوسکی ہے قوت عملیہ کے ساتھہ حسن تدبیر پر بدن کے مصالح اور بدن
و منازل کے بند و بست مین اسی لئیے اسکا نام اول ذوالقرنین رکہا ہے یہ لقب اوسکا ہوتا ہی
جو ساری دنیا کا مالک ہوجاتا ہے اور لشکر والون نے جو اعانت ابسال کی نہین کی اس سے
یہ مراد ہے کہ جب نفس کا عروج ملاء اعلی تک ہوجاتا ہے تو اوس سے حسی خیالی وہمی قوتین
منقطع ہوجاتی ہین اور بے التفاتی سے یہ سب قوتین بیکار محض بنجاتی ہین اور دودہ پلانا
وحشی جانور کا مثال ہے کمال کے افاضہ کرنیکی جو عقول کرتی ہین اور سلامان کا حال بگڑنا
بھائی کے گمجانے سے یہ نفس کا اضطراب ہے جب اپنی تدبیر چھوڑ کر مافوق کیطرف متوجہ ہوتا ہی
اور پلٹنا ابسال کا بھائی کیطرف اس سے مراد عقل کی التفات ہے مصالح نفس کے انتظام کی
طرف تدبیر بدن مین اور باورچی قوت غضبیہ ہے کہ انتقام چاہتے وقت بھڑکتی ہے اور خانسامان
قوت شہویہ ہے کہ محتاج الیہ بدن کو اوسکی طرف کھینچ لاتی ہے اور سب کا اتفاق کرنا ابسال
کے ہلاک پر اس سے مراد یہ ہے کہ عقل ارذل عمر مین مضمحل ہوجاتی ہے باوجود اسکے کہ نفس امارہ
اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے اسلئے کہ ضعف کے سبب سے بدن کو حاجت بہت ہوتی ہے
اور ہلاک کرنا سلامان کا اون سب کو مثال ہے اس امر کی کہ آخر کو نفس بدن کی قوتون کا
استعمال چھوڑ دیتا ہی اور غضب و شہوت کا ہیجان دور ہوجاتا ہی اور انکی حدت منکسر ہوجاتی ہی اور سلامان کا ملک کو
چھوڑنا اور غیر کے سپرد کرنا نفس کا انقطاع ہے تدبیر بدن سے اور ہوجانا بدن کا غیر کے تصرف مین فقط

تمت

تمت